JoJo®

We Make Children Happy

- **BUBBLES**
- **SWEETS**
- **TOFFEES**
- **SNACKS**

Head Office :
86-A, S.I.E. # 1, Gujranwala.
Tel : 0431-257794, 257796
Fax : 0431-257795
E-mail : jojogfi@yahoo.com
Web Address : www.gfi-jojo.com

Factory Office :
53-54 A, S.I.E. # 2, Gujranwala.
Tel : 0431-284791-95
Fax : 0431-284796

Designed by: pixels 0431-343847
Produced by: Kamal Yellow Pages

کوالٹی جو سب پہ چھا جائے
G.F.C.
FANS
کیونکہ ...
جی ایف سی میں جدید موٹر ٹیکنالوجی سے بجلی کا خرچ سب سے کم
ہائی گلوس سٹوو اینیمل پینٹ کی بنا پر زنگ اور رگڑ سے ہمیشہ محفوظ
سیلڈ بیرنگ اور ٹھوس ایلومینیم ڈائی کاسٹ کی وجہ سے سخت گرمی میں بھی سب سے بہتر
ایروڈائنامک پروں سے ہوا کا پھیلاؤ سب سے زیادہ
سلیکون سٹیل لیمینیشن کی بدولت ہمیشہ بے آواز اور یکساں رفتار
سالہا سال سے ایکسپورٹ ٹرافی کا ریکارڈ
وسیع رینج، خوبصورت ڈیزائن
تبھی تو ہر کوئی جی ایف سی کا فین!
50 years of Excellence
ENERGY SAVER
International Quality Certified
PSQCA
SAUDI ARABIAN STND. Organization
PCSIR
General Fan Company (Pvt.) Ltd.
G.T. Road, Gujrat, Pakistan.
Tel: (0433) 520301-3. Fax: (0433) 521427.
Web: www.gfcfan.com E-mail: gfc@gfcfan.com

BLAZE

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے: ہم نے بعض اوقات گنتی کر کے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں ۱۰۰ مرتبہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

اے میرے رب! مجھے معاف فرما دے اور میری توبہ قبول فرما لے۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔(سنن ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص استغفار کا التزام کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے ہر تنگی سے چھٹکارا اور ہر مشکل سے نجات عطا فرما دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا کہ جو اس کے گمان میں بھی نہ ہوگی۔(سنن ابی داؤد، ابن ماجہ)

اے مصیبتوں اور دکھوں کے مارے پریشان حال انسان!

استغفار کیا کر' اس سے حزن و ملال کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔ یہ ایسا مرہم ہے جس سے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسی دوا ہے کہ اس کے بعد کسی اور دوا کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔(المجتمع، کویت' شمارہ ۱۶۳۹' ۱۹ فروری ۲۰۰۵ء)

سید مودودیؒ پر
اول و دوم
ترجمان القرآن کی اشاعت خاص
قیمتی مقالات کا مجموعہ
اب
سی ڈی
دستیاب ہے

اپنے کمپیوٹر پر مطالعہ کیجیے' ڈاؤن لوڈ کیجیے
خود لیجیے ' دوسروں کو دیجیے
۹۰۰ سے زائد صفحات ، صرف ۶۰ روپے میں

تقسیم کار: سمع و بصر کیسٹ شاپ' منصورہ' لاہور- فون: 5411546

موجودہ حالات کو
بصیرت نبویؐ کی روشنی میں سمجھنے کے لیے

- یا ساری الجبل ۔ کیا دجّال کی آمد آمد ہے — اسرار عالم
- رسول اللہؐ کی پیشگوئیاں اور عالم اسلام — محمد ذکی الدین شرفی
- فلسطین: سچے اور جھوٹے وعدے — سفر عبدالرحمٰن الحوالی
- یوم الغضب — "
- استقبال مہدی — انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سینٹر
- ستمبر گیارہ کی حقیقت — مشہور امریکی رہنما کے قلم سے
- قومیں جو دھوکا دیتی ہیں — رون ڈیوڈ

ذکی انٹر پرائزز A-47 ، بلاک 11 ، گلشن اقبال، کراچی۔ فون: 021-4611926

اجتماع اہلِ خانہ کے لیے نہایت مفید کتاب

اسلامی زندگی

قرآن وحدیث کی روشنی میں

قیمت: ۱۵۰ روپے

مصنف: ڈاکٹر محمود علی ہاشمی ترجمہ: محمد رضی الاسلام ندوی

- تربیت اور تزکیے کے لیے نہایت مفید
- آسان اور دعوتی انداز تحریر
- عزیز و اقارب کو پیش کرنے کے لیے خوب صورت تحفہ
- کمپیوٹرائزڈ کتابت مضبوط اور خوب صورت جلد

البدر پبلی کیشنز، ۲۳ اردو بازار لاہور۔ فون: 7225030 ، موبائل: 0300-8485030

مسلمانوں کا دل جیتنے کی امریکی کوششیں

تلخیص و تبصرہ: مسلم سجاد

بڑی سیدھی سی بات ہے کہ اگر دنیا میں امن و سکون قائم کرنا ہے اور اسے ظلم و فساد سے پاک کرنا ہے تو عدل و انصاف کا دامن پکڑ لیا جائے۔ جس کے پاس جتنی زیادہ طاقت ہے' اتنا ہی زیادہ عدل کا علم بردار ہو' دنیا میں اتنا ہی زیادہ عدل قائم ہوگا۔ حق دار کو حق ملے گا اور کمزور سے اس کا حق چھیننے والا کوئی نہ ہوگا۔ مسلمانوں کو عدل کی تعلیم دی گئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ تقویٰ سے قریب تر ہے۔ یہ بھی ہدایت ہے کہ عدل کرنے سے اپنے آپ کو یا اپنے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہو تب بھی عدل کرو۔ جب مسلمان صحراے عرب سے نکلے اور ساری دنیا پر چھاتے چلے گئے تو اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ مسلمانوں کے پاس اسلحہ و طاقت زیادہ تھی بلکہ اصل وجہ یہ تھی کہ جہاں وہ پہنچتے تھے لوگ جانتے تھے کہ عدل قائم کرنے والے آگئے ہیں۔ چنانچہ عوام اپنے ظالم حکمرانوں سے نجات پانے کے لیے عدل کے ان علم برداروں کے لیے دیدہ و دل فرش راہ کر دیتے تھے۔

آج امریکا دنیا کی واحد سوپر پاور ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ۲۱ویں صدی اس کی صدی ہو۔ اس کے پاس بے اندازہ عسکری و مادی قوت ہے جس کا وہ بے محابا اظہار کر رہا ہے۔ دوسرے ممالک کے امور میں عدمِ مداخلت اور کسی ملک کی سرحدات پار نہ کرنے کے اصولوں کی اس نے دھجیاں بکھیر دی ہیں۔ پیش بندی کے طور پر حملے جیسے لغو کلیے کو پالیسی بنایا گیا ہے۔ گذشتہ چند برسوں میں اس سطح ارض پر امریکا نے ظلم کی جو داستانیں رقم کی ہیں تاریخ انسانی اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اس ظلم و زیادتی کا ہدف مسلمان ہیں۔ نائن الیون کے حملوں کا الزام ایک مسلمان گروہ پر رکھ کر' گویا اس نے پوری مسلم دنیا کے وسائل پر عملاً قبضہ کرنے کا کھلا لائسنس حاصل کرلیا ہے' افغانستان اور عراق کی طرح بلاواسطہ یا پاکستان کی طرح بالواسطہ۔ 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' کا ایک بے بنیاد فلسفہ تراشا گیا ہے اور کیونکہ ایک بڑی طاقت اس کے پیچھے ہے' اس لیے لَے میں لَے ملانے والوں کی کمی نہیں ہے اور ہمارے حکمران اور مخصوص قسم کے دانش ور بھی فرنٹ لائن اسٹیٹ بننے یا بنائے جانے پر فخر سے سینہ پھلاتے ہیں اور چند ڈالروں کے عوض اپنی غیرت وحمیت خوشی خوشی فروخت کرتے ہیں۔

توپ و تفنگ سے دل نہیں جیتے جاسکتے' خواہ علاقوں پر قبضے کرلیے جائیں ـــــ اس روشن حقیقت پر تاریخ شاہد ہے۔ واحد بڑی طاقت کے لیے آج سب سے زیادہ پریشانی کا مسئلہ یہ ہے کہ دنیا میں اس سے نفرت بڑھتی جارہی ہے۔ اس کے پالیسی سازوں' دانش وروں' تھنک ٹینکوں اور میڈیا کے بڑوں کو دیوار پر لکھی یہ کھلی حقیقت نظر نہیں آرہی کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکا نے عدل کا دامن چھوڑ دیا ہے اور ظلم و ناانصافی کا وطیرا اپنا لیا ہے۔ اب وہ لاکھوں کروڑوں ڈالر اس پر خرچ کرنے کو تیار ہیں بلکہ کر رہے ہیں کہ اپنے ظلم کے بداثرات ظلم کا شکار لوگوں کے ذہنوں سے مٹائیں اور یہ مظلوم' امریکا کو اپنا خیرخواہ اور دوست بھی سمجھیں۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ لیکن چونکہ امریکا بڑی طاقت ہے' سکہ رائج الوقت ہے' اس کے پاس ڈالر بھی ہیں' اسلحہ بھی' اس لیے وہ اپنی ناکام کوششیں ترک کرنے پر بھی آمادہ نہیں بلکہ نت نئے طریقے اپنا کر مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے اور اپنے دستیاب ذرائع و وسائل سب اسی کام پر لگا رہا ہے۔

ہمارے لیے یہ بڑی آسانی ہے کہ امریکا اپنے جائزے' منصوبے' کامیابیاں' ناکامیاں خود ہی شائع کرتا رہتا ہے۔ اگر امریکا اس سب کو خفیہ رکھ کر کرتا تو ہمارے لیے پوری اسکیم معلوم کرنا مشکل ہوجاتا۔ اس لیے کہ پھر اس میں محنت اور وسائل صرف ہوتے۔ اب بھی جتنا وہ اپنے بارے میں کھلے عام بتا رہا ہے وہ تک جاننے کا ہمارا کوئی نظام نہیں ہے۔ کوئی بات اتفاقاً کسی کی نظر پڑے اور وہ دوسروں کو اس سے آگاہ کردے' یہی نظام ہمارا ہمیشہ سے ہے اور نائن الیون سے بھی کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔

امریکا کے رسالے US News کی ایک ٹیم نے چار ماہ انٹرویو کر کے اور درجنوں اندرونی رپورٹوں اور یادداشتوں کا مطالعہ کر کے ایک جائزہ مرتب کیا ہے کہ امریکا دل جیتنے یا دنیا کے حالات کو اپنے لیے سازگار بنانے کے لیے کیا کیا کر رہا ہے۔ ہم اس سے کچھ جھلکیاں پیش کر رہے ہیں۔ یہ کوئی راز کی باتیں نہیں ہیں۔ ہم پاکستان میں ان پر عمل ہوتا ہوا خود دیکھ رہے ہیں۔ ہم خبر نہ رکھیں' ساری مسلم دنیا میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ معلوم نہیں اس میں امریکا کی کیا حکمت ہے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے' ڈنکے کی چوٹ پر کر رہا ہے' شرم ولحاظ کے بغیر کر رہا ہے' بتا کر اور جتا کر کر رہا ہے (غالباً اسے ہمارے خوابِ غفلت پر بھرپور اعتماد ہے' اس لیے کہ اسے ان کاموں کے لیے نفری بھی ماشاءاللہ کلمہ گو ہی فراہم کر رہے ہیں)۔ یو ایس نیوز کے مطابق:☆

جولائی ۲۰۰۳ء میں دہشت گردی کے خلاف نظریات کی جنگ کے کارفرما عناصر واشنگٹن کی نیشنل ڈیفنس یونی ورسٹی میں جمع ہوئے۔ اس میں وائٹ ہاؤس' اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور پینٹاگون کے نمایندوں کے ساتھ ماہرین نفسیات بھی جمع تھے۔ مسئلہ زیرغور یہ تھا کہ صدام حسین پر فتح امریکا دشمن لہر پر قابو نہیں پاسکی ہے (یعنی توقع یہ تھی!)۔ حکومت کے ماہرین اطلاعات کو یہ اعصاب شکن سوال درپیش تھا کہ مسلم دنیا میں امریکا کا امیج کیسے بہتر کیا جائے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کا سب سے نازک اور اہم محاذ دل و دماغ جیتنا ہے' لیکن اس کے لیے کوئی قومی حکمت عملی نہ تھی' کوئی ایک اس کا انچارج نہ تھا اور وسائل کی سخت قلت درپیش تھی۔

روس سے سرد جنگ کے زمانے میں پروپیگنڈے کا جو پورا نظام بنایا گیا تھا وہ کمیونزم کے زوال کے بعد لپیٹ دیا گیا تھا۔ نائن الیون کے حملوں کے بعد امریکا نے اسی طرح کی سیاسی جنگ شروع کی جس کی مثال سرد جنگ کے زمانہ عروج میں ملتی ہے۔ آج واشنگٹن لاکھوں کروڑوں ڈالر اس مہم پر صرف کر رہا ہے کہ نہ صرف مسلم معاشرے بلکہ خود اسلام پر اثرانداز ہو۔ امریکی افسران مذہبی جنگ میں اپنے کو شامل کرنے سے کتنا ہی بچائیں' لیکن وہ اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ جب ایک ارب سے زائد پیروکار رکھنے والے سیاست زدہ مذہب کے مستقبل کے لیے اعتدال پسند اور

☆ Hearts, Minds and Dollars از ڈیوڈ ای کپلان (David E. Kaplan) ۲۵ اپریل ۲۰۰۵ء

انتہاپسند طاقت آزمائی کر رہے ہوں تو وہ میدان سے باہر بیٹھ کر تماشا نہیں دیکھ سکتے۔ اسی لیے ایک غیرمعمولی اور روزافزوں کوشش اسلام میں اصلاح (اسلامک ریفارمیشن) کی کی جارہی ہے۔

وائٹ ہاؤس نے ایک نئی خفیہ حکمت عملی Muslim World Outreach (مسلم دنیا تک رسائی) منظور کی ہے جس میں پہلی دفعہ یہ کہا گیا ہے کہ اسلام کے داخلی دائرے میں جو کچھ واقع ہو رہا ہے، اس کا تعلق امریکا کی قومی سلامتی سے ہے۔ اس لیے اس پر اثرانداز ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ مسلم دنیا میں امریکا کا نام لینا 'radio active' یعنی نقصان دہ ہے۔ اس لیے حکمت عملی میں تجویز کیا گیا ہے کہ اعتدال پسند مسلم اقوام مؤسسات (فاؤنڈیشن) اور اصلاحی تنظیموں کے ذریعے جمہوریت، خواتین کے حقوق اور رواداری جیسی اقدار کو پروان چڑھایا جائے۔ کم از کم دو درجن ممالک میں واشنگٹن نے اسلامی ریڈیو ٹی وی شو، اسلامی اسکولوں کے نصابات، مسلمان تھنک ٹینک اور دوسرے پروگراموں کی جو اعتدال پسند اسلام کو فروغ دیتے ہیں، نہایت خاموشی سے مالی مدد فراہم کی ہے۔ وفاقی خزانے سے مساجد کی بحالی، قدیم قرآنی نسخوں کے تحفظ، یہاں تک کہ اسلامی اسکولوں کی تعمیر جیسے کام کیے جارہے ہیں۔ سی آئی اے اپنی ان خفیہ کارروائیوں کا احیا کر رہی ہے جن کی مدد سے کبھی اس نے سرد جنگ جیتی تھی، لیکن اب اس کا ہدف اسلامی میڈیا، مذہبی رہنما اور سیاسی پارٹیاں ہیں۔ سی آئی اے کو اپنے کام کے لیے خطیر رقوم فراہم کی جارہی ہیں۔ اس کی ایک کارگزاری امریکا دشمن رہنماؤں کو برا بنانے کے لیے خفیہ مہمیں چلانا ہے۔

قومی سلامتی کونسل کے ذمہ داروں کا کہنا ہے کہ اسلامی پروپیگنڈے اور سیاسی سرگرمیوں کے مقابلے کی تدابیر بتانے والے تقریباً ۱۰۰ تحقیقی مقالے تیار کیے گئے لیکن ان پر عمل نہیں کیا گیا۔ حکومت اس کام کے لیے ایک نیا عہدہ ڈپٹی نیشنل سیکورٹی ایڈوائزر بنانے والی ہے۔ لبنان میں شام دشمن مظاہرے اور مشرق وسطیٰ میں کامیاب الیکشن کا سلسلہ دل و دماغ کی جنگ کے لیے امیدافزا اعلامات ہیں لیکن کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ مسائل کی جڑیں اتنی گہری ہیں کہ صورت حال بہتر نہیں بدتر ہو رہی ہے۔

امریکا دشمنی کے احساسات مسلم دنیا میں معاشرے کے ہر طبقے میں سرایت کیے ہوئے ہیں۔ یہ افواہیں کہ امریکی فوجی مرنے والے عراقیوں کے جسم سے اعضا نکال لیتے ہیں، یا یہ کہ امریکا

نے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے لیے سونامی طوفان برپا کیا' عرب میڈیا میں آتی ہیں۔ جہادی تحریک سے وابستہ کرنے کے لیے جہادی ویڈیو اور سی ڈی عرب دارالحکومتوں کی گلیوں میں خوب فروخت ہوتی ہیں۔ علاقے کے مؤثر رہنما یہ یقین رکھتے ہیں کہ امریکا عرب دنیا یا پھر خود اسلام کے ساتھ برسرِ جنگ ہیں۔

نائن الیون کے حملوں کے بعد امریکا نے محسوس کیا کہ اپنی تمام تر قدامت پسندی کے باوجود طالبان پروپیگنڈے کی جنگ میں کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ بیشتر مسلم دنیا نے یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ ان حملوں کے پیچھے عربوں کا ہاتھ ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے واشنگٹن' لندن اور اسلام آباد میں کوالیشن انفارمیشن سنٹر کھولے گئے لیکن الجزیرہ کی خبروں کا جواب دینے کے بعد اس کا وقت نہیں بچتا تھا کہ اسلامی دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑنے کی کسی حکمت عملی پر عمل کیا جائے۔ وائٹ ہاؤس نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ کام دراصل سی آئی اے کا ہے۔ قومی سلامتی کے حوالے سے ایک خفیہ ہدایت میں صدر بش نے سی آئی اے کو دنیا بھر میں القاعدہ کا مقابلہ کرنے کے لیے بلینک چیک دیا۔ فوج نے فضائی ٹی وی ریڈیو اسٹیشن قائم کیے' کروڑوں دو ورقے ملکوں پر برسائے گئے اور ذہنوں کو موڑنے کے لیے کامک بکس کے ساتھ بڑی بڑی پتنگیں بھی تقسیم کیں۔ دراصل ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ انقلابی اسلام کی عالمی تحریک کا مقابلہ کیسے کریں؟

لاکھوں مسلمانوں کے لیے صدام کو اکھاڑ پھینکنے سے اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ امریکا کے بدترین دشمن اس کی جو استعماری تصویر پیش کرتے ہیں وہ درست ہے۔ امریکا تیل سے مالا مال ایک عرب ملک پر حملہ کرتا اور قبضہ کرتا ہے۔ فلسطینیوں کی قیمت پر اسرائیل کی حمایت کرتا ہے۔ جمہوریت کی باتیں کرتا ہے مگر مصر تا پاکستان آمروں پر انحصار کرتا ہے۔ ایک امریکی عرب رسالے میں یہ لکھا گیا کہ اگر امریکا پبلک ریلیشنگ کے لیے پیغمبر محمدؐ کو بھی لے آئے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ لوگ امریکا کے فلمی ستاروں سے نفرت نہیں کرتے بلکہ امریکا ان کے ساتھ جو کچھ کر رہا ہے اس سے نفرت کرتے ہیں۔

وائٹ ہاؤس میں شکایات جمع ہوگئیں کہ دل و دماغ جیتنے کے لیے کوئی حکمت عملی نہیں ہے اور مناسب وسائل نہیں دیے جا رہے۔ یہ کام قومی سلامتی کونسل پر آ پڑا کہ وہ اس کے لیے تدابیر

کرے۔ کونسل نے کچھ تدابیر اختیار کیں لیکن ان پر مناسب طرح عمل نہ ہوسکا۔ پالیسی ساز ہدف تک پر متفق نہ تھے: عالمی سطح پر دہشت گردی یا اسلامی انتہاپسندی یا اس کے اسباب' یعنی سعودی رقوم' امریکی پالیسیوں کے بارے میں غلط فہمی یا کچھ اور۔ بہرحال کانگریس اور پریس کی طرف سے تنقید نے یہ ضرور کیا کہ ان کاموں کے لیے فنڈ ملنے لگے۔ انتظامیہ نے غیرملکی نشریات کے دائرے میں کچھ بڑے کام کیے: ۲۰۰۲ء میں ریڈیو ساوا جو ایک پاپ میوزک اسٹیشن تھا اور ۲۰۰۴ء میں الحرہ سیٹلائٹ ٹی وی نیوز نیٹ ورک۔

گذشتہ موسم گرما میں Muslim World Outreach نے نئی شکل اختیار کرلی جس میں دہشت گردی (کے خلاف جنگ) کے لیے رقوم کی فراہمی اور نظریات کی جنگ جیتنا شامل تھا۔ یہ تسلیم کیا گیا کہ امریکا نے اعتدال پسندوں کے ہاتھ مضبوط کرنے میں بہت زیادہ کوتاہی کی ہے۔ اس دستاویز میں ایک قدم آگے بڑھ کر یہ بات کہی گئی ہے کہ امریکا اور اس کے حلیفوں کا قومی سلامتی کا مفاد صرف اس سے متعلق نہیں ہے کہ مسلم دنیا میں کیا ہو رہا ہے بلکہ اس سے بھی ہے کہ خود اسلام کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ مگر ایک پریشانی یہ ہے کہ امریکی اپنے بنیادی عقیدے کے مطابق مذہبی آزادی میں رکاوٹ نہیں ڈالتے۔ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ کیا ہمیں اس بحث میں حصہ لینے کا اختیار بھی ہے؟ جواب یہ ہے کہ خاموشی سے کرو۔ آپ رقم فراہم کرتے ہیں اور اعتدال پسند مسلمانوں کے لیے منظم ہونے' شائع کرنے' نشر کرنے اور ترجمہ کرنے کے لیے مدد دیتے ہیں۔

اس حکمت عملی پر غور کے دوران سعودی عرب کا کردار زیربحث آتا ہے۔ اندازہ ہے کہ سعودیوں نے اپنے بنیاد پرست فرقے وہابیت کو عالمی سطح پر فروغ دینے کے لیے ۱۹۷۵ء سے اب تک ۷۵ ارب ڈالر صرف کیے ہیں۔ سعودی مالی مدد سے چلنے والے خیراتی ادارے ۲۰ ملکوں میں جہادی تحریکوں کی پشت پناہی کرتے ہوئے پائے گئے۔ ایک افسر نے پیشگوئی کی کہ تبدیلی سعودی عرب میں نہیں' سعودی عرب کے چاروں طرف سے آئے گی۔

حکمت عملی کے جس دوسرے پہلو پر عمل کیا جارہا ہے وہ یہ ہے کہ ان اہم انقلابی مسلمان لیڈروں سے معاملات درست کیے جائیں جو تشدد کے مخالف ہیں۔ اس فہرست میں سب سے پہلے اخوان المسلمون ہے۔ سی آئی اے کے ایک افسر نے کہا کہ اخوان مسئلے کا نہیں' مسئلے کے حل کا حصہ